بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

زیرِ نظر شمارے میں دو اہم مقالے اسلامی اقتصادیات سے متعلق ہیں۔ پہلا مقالہ مولانا محمد طاسین صاحب کا ہے جس کا موضوع ہے "معاملۂ شرکت کی حقیقت اور شرعی حیثیت"! --- اسلام کے معاشی نظام اور اس کے متعلقات کے بارے میں مولانا موصوف کی تحقیقات سے کوئی پورے طور پر متفق ہو یا نہ ہو' یہ امرِ واقعہ ہے کہ مولانا نے ان موضوعات پر سنجیدگی سے ٹھوس تحقیقی کام کیا ہے اور دورِ حاضر کے مسائل کے تناظر میں اسلام کے اقتصادی نظام کے کئی پہلوؤں پر گفتگو کا آغاز کر کے مزید تحقیق کا دروازہ کھولا ہے جو بلاشبہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ زیرِ نظر وقیع مقالے میں مولانا نے شرکت یا شراکت اور مضاربت کو واضح کرتے ہوئے دورِ حاضر کی جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کے تصور کا شرعی نقطۂ نگاہ سے بے لاگ تجزیہ کیا ہے اور اپنے موقف کو دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مولانا کی رائے میں موجودہ جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کے تصور میں کئی باتیں شرعی اعتبار سے محل نظر ہیں کہ ان پر نہ معاملۂ مضاربت کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ معاملۂ شرکت کا' اسی طرح اس میں بعض دیگر امور بھی محل نظر ہیں۔ ممکن ہے بعض اہلِ علم مولانا کی بعض آراء سے جزوی طور پر اختلاف رکھتے ہوں لیکن یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ مولانا نے اپنے مقالے میں اس بحث سے متعلق نہایت اہم نکات اٹھائے ہیں جن میں اہلِ علم حضرات کے لئے غور و فکر اور مزید تحقیق کے لئے بڑا سامان ہے۔

یہاں یہ بیان کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ گذشتہ ماہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے تعمیر کردہ قرآن آڈیٹوریم میں اسلام کے اقتصادی نظام سے متعلق ایک سیمینار تحریکِ خلافت کے تحت منعقد ہوا تھا۔ اس میں مولانا طاسین صاحب کا مذکورہ بالا مقالہ پڑھ کر سنایا گیا اور پھر محمد اکرم خان صاحب نے' جو آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر ہیں اور جن کا شمار جدید معاشیات کے ماہرین میں ہوتا ہے' اسلامی معاشی نظام کے موضوع پر ایک وسیع تر تناظر میں گفتگو کی اور اسلام کے اساسی معتقدات کے حوالے سے اسلام کے معاشی نظام کے خدوخال پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اپنے اختتامی کلمات میں محترم صدرِ مجلس' ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اس تمنا کا اظہار کیا کہ اگر مولانا محمد طاسین صاحب جیسے علوم قدیمہ کے فاضل اور جناب محمد اکرم خان صاحب جیسے جدید معاشیات کے ماہرین جمع ہو کر اسلام کے معاشی نظام پر کام کریں تو بہت مفید علمی کام وجود میں آسکتا ہے۔ فقہ اسلامی کی تدوینِ نو کے ضمن میں کچھ ایسا ہی تصور حکیم الامت علامہ اقبال کے ذہن میں بھی تھا۔ ان کی خواہش تھی

(باقی صفحہ ۱۰۶ پر)